السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رزق اور شادی کے بارے میں بھی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب سے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا ہے، اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی ہر چیز لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ،قَالَ لَہ: اُکْتُبْ قَالَ: رَبِّی وَمَاذَا اَکْتُبُ قَالَ: اُکتب مَا ہُوَ کَائِن، فجری فی تلک الساعۃ بما ہو کائنٌ اِلَی یوم القیامۃ» (مسند احمد: ۵/ ۳۱۷وسنن ابی داوٗد، السنۃ، باب فی القدر، ح: ۴۷۰۰ وجامع الترمذي، القدر، باب» اعظام امر الایمان بالقدر، ح: ۲۱۵۵)

سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، پھر اس سے فرمایا لکھو۔ قلم نے کہا: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تقدیر کے اعتبار جو ہونے والا ہے وہ لکھو۔ ’حکم کی تعمیل میں قلم رواں ہوگیا: ’’اور جو قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس نے وہ سب کچھ لکھ دیا۔‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ جنین پر شکم مادر میں جب چار ماہ گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا اور اس کا رزق، اجل، عمل اور اس کا بدبخت یا سعادت مند ہونا لکھ دیتا ہے۔ (صحیح البخاریم، بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ صلوات اللہ علیھم، حدیث: ۳۲۰۸)

رزق بھی اسباب کے ساتھ مقدر ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا تعلق بھی اسباب ہی کے ساتھ ہے کہ انسان طلب رزق کے لیے کام کرے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾... سورة الملك

’’وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم کیا، پس اس کی راہوں میں چلو پھرو اور اللہ کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور (تم کو) اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے۔‘‘

اسباب رزق میں سے صلہ رحمی بھی ہے، یعنی والدین کے ساتھ نیکی اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَنْ اَحبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِی رِزْقِہِ اَوْ یُنْسَأَ لَہٗ فِی أَثَرِہِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ» (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من أحب البسط فی الرزق (۲۰٦۷»

’’جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اسے صلہ رحمی سے کام لینا چاہیے۔‘‘

اسی طرح اسباب رزق میں سے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا بھی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴿٣﴾... سورة الطلاق

’’اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے (رنج و محن سے) نکلنے کی صورت پیدا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطاء فرماتا ہے، جہاں سے اسے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔‘‘

لیکن تم یہ نہ کہو کہ رزق تو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے، لہٰذا میں اسباب رزق اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ عجز و درماندگی ہے، جب کہ عقل مندی اور احتیاط یہ ہے کہ آپ رزق حاصل کرنے کے لیے سعی و کاوش کریں اور ان باتوں کے حصول کے لیے کوشش کریں جو دین و دنیا میں آپ کے لیے نفع بخش ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ہَوَاہَا وَتَمَنَّی عَلَی اللّٰہِ الْاَمَانِی)) (جامع الترمذی، صفۃ القیامۃ باب حدیث: ’’الکیس من دان نفسہ... ، ح: ۲۴۵۹ وسنن ابن ماجہ، الزہد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ،)) ح: ۴۲٦۰)۔

’’عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں باندھ رکھے۔‘‘

جس طرح رزق اسباب کے ساتھ مکتوب اور مقدر ہے، اسی طرح شادی بھی مکتوب اور مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی میں سے ہر ایک کے لیے یہ لکھ دیا ہے کہ فلاں کی فلاں سے شادی ہوگی بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے تو زمین اور

آسمان کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ120

محدث فتویٰ